# تدوین حدیث

(۶)

کاپیوں کی ایک خاص ترتیب کی وجہ سے مئی کے رسالے میں اس مضمون کے یہ چند صفحات نہیں آسکے تھے اب انکو اس اشاعت میں دیا جارہا ہے دراسی اشاعت پر یہ مضمون ختم ہورہا ہے مدیر

حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبہ دینیات

(جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)

جس کا حاصل یہی ہوا کہ صرف گناہگار ہی قرار دینا نہیں بلکہ ان مسائل میں کسی فریق کو اس کا بھی حق نہیں ہے کہ اپنے مخالف کو برسر غلطی سمجھے جیسے قرآن کی مختلف متواتر قرائتوں میں سے کسی قراۃ کے قاری کو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صحیح قرآن نہیں پڑھ رہا ہے. شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ صحابہ میں بھی اس قسم کے اختلافات موجود تھے، باوجود اس کے جب ان میں ہر ایک کو علی الہدی اور برسر حق یقین کیا جاتا ہے تو ان کے بعد ان ہی اختلافات کی بنیاد پر کسی ایک فریق کو برسر غلطی قرار دینے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک مسلک دوسرے مسلک کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے انھوں نے لکھا ہے کہ یہی وجہ ہے جو تم دیکھتے ہو کہ سلف ان اختلافی مسائل کا تذکرہ کرتے ہوتے اپنے مسلک کے متعلق اس قسم کے الفاظ لکھا کرتے تھے یعنی

| | |
|---|---|
| ھذا احوط، ھذا ھو المختار، ھذا احب الی، وما بلغنا الا ذالک | یہی پہلو احتیاط سے زیادہ قریب ہے، یہی بات زیادہ پسندیدہ ہے، یہ پہلو مجھے زیادہ مرغوب ہے یا یہ کہ ہم تک یہی بات پہنچی |

سلف کی کتابوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں

وهذا أكثر في المبسوط والآثار لمحمد وكلام الشافعي

ص۹ الانصاف

(مختلف پہلوؤں میں سے کسی مسئلہ کے متعلق کسی ایک پہلو کو ترجیح دیتے ہوئے مذکورہ بالا نوعیت کے الفاظ مبسوط اور کتاب الآثار مصنفہ امام محمدؒ (شاگرد ابو حنیفہ) اور امام شافعی کے کلام میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کے کسی گوشہ کو نبوت کی پرچھائیوں اور رسالت کی تجلیوں سے جو خالی رکھنا نہیں چاہتے، دین کے ان دیوانوں، شمع نبوت کے ان پروانوں کے قرار و سکون کے لئے ایک طرف اگر اتنے عظیم و وسیع پیمانے پر انتظام کر دیا گیا ہے جس کا تجربہ کسی پیغمبر کی امت کو اس سے پہلے نہیں ہوا تھا، اور پیغمبر ہی کیا سچ تو یہ ہے کہ پچھلی نسلوں کے لئے اتنے ہمہ گیر ہر جہتی معلومات اگلوں کی کسی چھوٹی یا بڑی شخصیت کے متعلق پیش کرنے سے انسانیت کی پوری تاریخ قاصر ہے لیکن جہاں یہ کیا گیا ہے وہیں ان کوتاہ نصیبوں کو بھی مایوس نہیں کیا گیا جن کا سعادت کی اس لازوال دولت میں کوئی حصہ نہ تھا، یا تھا تو بہت کم تھا۔

درس بخاری کی املائی تقریر (فیض الباری مطبوعہ مصر) میں اسی مسئلہ کے متعلق حضرت الاستاذ الامام مولانا السید انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہٗ کا یہ فقرہ جو نقل کیا گیا ہے

ان جمع الحديث في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وان كان أحسن في بادي الرأي الا ان المرضي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں حدیثیں اگر جمع ہو جاتیں تو گو بظاہر یہ زیادہ اچھی بات نظر آتی ہے لیکن درحقیقت مقصد ہی یہ تھا

أن ذلك كان أولا تدوين الأحاديث مثل تدوين القرآن ولا يحفظ حفظه ص۲۰۰ ج ۱

کہ حدیثوں کی تدوین ہی اس طریقے سے نہ ہو جیسے قرآن کی تدوین پر غیر معمولی توجہ صرف کی گئی اور قرآن کی حفاظت میں جو دلچسپی لی گئی، یہ کیفیت حدیث کی تدوین میں نہ پیدا کیا جائے

سچ پوچھئے تو اسی اجمال کی یہ تفصیلات تھے جو اس وقت تک آپ کے سامنے پیش کئے گئے۔ شاہ صاحب نے اس کے بعد فرمایا ہے کہ دین میں عام حدیثوں سے پیدا ہونے والے نتائج کی جو ثانوی حیثیت ہے اس کے متعلق یہ سمجھنا صحیح نہ ہوگا کہ کسی اتفاقی حادثہ کا یہ اتفاقی نتیجہ ہے، بلکہ شروع ہی سے ارادہ ہی یہ کیا گیا کہ حدیثوں کا یہ سرمایہ

لا تنتهي في اتحاد نهاية ولا تبلغ في الاهتمام بألفاظها مبلغها بل تبقى في مراتبة ثانية تمشي فيها الاجتهاد تفحص العلماء وغوص الفقهاء وبحث المحدثين

قطعیت اور یقینی ہونے میں قرآن کے برابر نہ ہو جائے اور نہ اس کے ساتھ وہ سرگرمی دکھائی جائے جو قرآن کی تدوین میں دکھائی گئی، بلکہ قصداً وارادۃً حدیثوں کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کیا گیا کہ قرآن کے مقابلہ میں ان کا درجہ دوسرا ہوگیا ایسا دوسرا درجہ جس کی وجہ سے ان کے متعلق علماء کے اجتہاد اور تحقیق و تدقیق کی فقہاء کی فکر و نظر اور محدثین کی تلاش و جستجو کی گنجائش ان میں پیدا ہوگئی

اور یہ کس لئے کیا گیا شاہ صاحب اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

تنفسح عليهم أمر الدين ويتسع عليهم من كل جانب

تاکہ مسلمانوں پر ان کا دین زیادہ کشادہ ہو اور ہر طرح سے سہولتیں اس باب میں ان کو میسر آجائیں

اور آخر میں وہی بات کہ عام لوگوں کے لئے دین کو آسان بنانے کی [illegible] طرف شاہ صاحب مرحوم نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے

صدق حیث قال ان الدین ...